جلد ۲۹ | ۶ وفا ۱۳۲۰ ہش | ۱۰ جمادی الآخری ۱۳۶۰ھ | ۶ جولائی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۵۱

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۰ جمادی الآخری ۱۳۶۰ھ

موجودہ جنگ اور جماعت احمدیہ

جنگ یورپ کے ذریعہ دنیا میں جو انقلابات آچکے ہیں۔ ان سے کون واقف نہیں۔ اور گذشتہ حالات پر نظر رکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ابھی اور کیا ہونے والا ہے۔ جو لڑائی ستمبر ۱۹۳۹ء کو پولینڈ کے علاقہ میں شروع ہوئی تھی اس کے شرارے پھیلتے پھیلتے ایک طرف تو مصر کی سرحد تک آپہونچے ہیں۔ اور دوسری طرف روس میں بڑھتے جارہے ہیں اس جنگ کے شروع میں ہی ہندوستان کے لئے جس خطرہ کا احساس کیا جارہا تھا وہ اب زیادہ قریب نظر آنے لگا ہے۔ اپنی خواہشات۔ اور جذبات کی رو میں حقائق اور واقعات سے آنکھیں بند کر لینے والے دنیا میں کبھی نہ کامیاب ہوئے ہیں۔ اور نہ ہو سکتے ہیں۔ پس گو ہم یہ نہ چاہیں۔ اور یہی دعا کر رہے ہیں کہ خدا تعالےٰ ہندوستان کو یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ کرے۔ جو دوسرے ممالک دیکھ چکے۔ یا دیکھ رہے ہیں لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ابھی وقت تک جو کچھ ہو چکا ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے اسے ناممکن اور محال سمجھنا دور اندیشی نہیں ہے:-

برطانیہ کے ساتھ ہندوستان کو جو تعلق ہے۔ اور برطانیہ نے اس ملک کی ترقی اور ترفع کے لئے جو کچھ کیا ہے۔ وہ کسی احسان شناس سے مخفی نہیں۔ اور اس وجہ سے نیز اپنے ملک کے آئندہ مفادات کے برطانیہ کے ساتھ وابستہ ہونے کی وجہ سے ہر صاحب فہم ہندوستانی برطانیہ کی امداد کی اہمیت سے واقف ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کی ذمہ داری اس سے بہت بڑھ کر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے لئے اپنی جماعت کو تاکید فرمائی ہے۔ اس لئے اس نازک دور میں ہر احمدی کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ برطانیہ کی اس رنگ میں کامیابی کے لئے وہ جو کچھ کر سکتا ہے۔ کرے۔ احباب جماعت کو اپنے اس فرض کی اہمیت کا مزید احساس کرانے کے لئے ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند ارشادات درج کئے جاتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

(۱) "خدا تعالےٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے۔ کہ محسن گورنمنٹ کی جیسا کہ یہ گورنمنٹ برطانیہ ہے۔ سچی اطاعت کی جائے۔ اور سچی شکر گزاری کی جائے۔ سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں" (تحفہ قیصریہ ص)

(۲) "میں اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ پوری ہمدردی اور سچی خیر خواہی کے ساتھ برٹش گورنمنٹ کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اور عملی طور پر بھی وفاداری کے نمونے دکھائیں۔ ہم یہ باتیں کسی صلہ یا انعام کی خاطر نہیں کرتے۔ ہم کو صلہ یا انعام اور دنیوی خطابات سے کیا غرض۔ ہماری نیات کو علیم خدا خوب جانتا ہے۔ ہمارا کام محض اس کے لئے اور اس کے امر سے ہے۔ اسی نے ہم کو تعلیم دی ہے۔ کہ محسن کا شکر کرو"

(خطبہ عید الفطر ۲ فروری ۱۹۰۰ء)

(۳) پھر فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کریں گی یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھ ظاہر ہونگی۔ جیسا کہ فرمایا:- وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض۔ یعنی یہ دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی .... اس لئے ہر ایک سعادت مند مسلمان کو یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں۔ اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں۔ سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔ اگر ہم ان کا شکر نہ کریں۔ تو پھر ہم خدا تعالےٰ کے بھی ناشکر گزار ہیں"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۱)

ہم نہیں جانتے۔ کہ یاجوج ماجوج کی آخری جنگ موجودہ لڑائی کے سلسلہ میں ہی ہوگی۔ یا اس کے بعد۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ حکومت برطانیہ کی کامیابی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تاکیدی ارشاد پوری طرح واضح ہے۔ اور یہ اس لئے ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں اسلام کو اپنی حفاظت اور ترقی کے لئے جس قدر سہولت حکومت برطانیہ میں حاصل ہے۔ اتنی اور کسی حکومت میں نہیں۔

پس یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ اس جنگ کا وہ نتیجہ پیدا کرے۔ جو اسلام اور احمدیت کے لئے ہر رنگ میں مفید ہو۔ اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کر سکنے والی اور اسلام کے لئے مفید ثابت ہونے والی قوموں کو خدا تعالےٰ غلبہ اور کامیابی عطا کرے۔ اور دنیا کو امن کی زندگی بسر کرنے کا موقعہ ملے:-

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ؍ وفا ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے گیارہ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ نماز جمعہ کے بعد حضور کو ضعف کی شکایت ہوگئی تھی۔ لیکن اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے طبیعت اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ شدید سر درد ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نوازش معاصر "نور" پر

معزز معاصر "نور" حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس ذرہ نوازی پر جس قدر بھی فخر کرے کم ہے کہ حضور نے تحریک جدید کو ایک سال کے لئے "نور" کے ایک سو پرچے خریدنے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اور اس کی باقاعدہ اطلاع انچارج صاحب دفتر تحریک جدید کی طرف سے معاصر موصوف کو مل چکی ہے۔ چنانچہ اس کا ذکر کرتے ہوئے سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور" اپنے تازہ پرچہ میں لکھتے ہیں۔

"اس کرم فرمائی کے لئے میں کس زبان سے حضور پُرنور کا شکریہ ادا کروں۔ سچ تو یہ ہے کہ اس وقت تک جو اچھے یا بُرے رنگ میں نور جاری ہے۔ اور جو کچھ نہ کچھ خدمت اسلام کا فخر حاصل کر سکا ہے۔ وہ صرف حضور کی توجہ گرامی کا ہی نتیجہ ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔"

اس کے ساتھ ہی معاصر موصوف نے یہ بھی اعلان کیا ہے۔ کہ اخبار کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ ہم جہاں اپنے معاصر کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی خدمات کی خاص طور پر قدر فرمائی۔ وہاں احباب جماعت سے بھی گزارش کرتے ہیں۔ کہ نور کی خریداری کے بڑھانے کی کوشش کریں تا کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدمات سر انجام دے سکے ٭

دفتر محاسب کے ذریعہ "الفضل" کا چندہ ارسال کرنیوالے اصحاب

جو دوست دفتر محاسب کے ذریعہ الفضل کا چندہ ارسال فرماتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ چونکہ دفتر محاسب سے کئی دن کے بعد روپیہ کی وصولی کی اطلاع دفتر الفضل میں پہونچتی ہے۔ اس لئے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ترسیل چندہ کے متعلق عدم اطلاع کی وجہ سے (۱) ایسے اصحاب کے نام وی۔پی ارسال کر دیا جاتا ہے۔ یا (۲) اگر پرچہ بند ہو چکا ہو تو جلدی جاری نہیں کیا جا سکتا۔ (۳) اگر کوئی نیا خریدار ہو تو اس کے ارشاد کی تعمیل جلد نہیں کی جا سکتی۔ اس سے احباب کو شکایت پیدا ہوتی ہے۔ اس قسم کی شکایات اور نقصان کے انسداد کے لئے یا تو "الفضل" کا چندہ براہ راست مینیجر الفضل کو ارسال کیا جائے۔ یا اگر دفتر محاسب کے ذریعہ بھیجا جائے۔ تو ساتھ ہی بذریعہ خط اس کی اطلاع الفضل کو دے دی جائے۔ تا کہ پرچہ جاری کیا جا سکے۔ بصورت دیگر عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ واری دفتر الفضل پر عائد نہ ہوگی۔

سیکرٹریان مال براہ کرم چندہ دینے والے اصحاب پر یہ امر واضح کر دیں۔ خاکسار مینیجر الفضل

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دُعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں پاک زندگی عطا کرے

"دو لشکر ہیں کہ جن کے بیچوں بیچ انسان چلتا ہے۔ ایک لشکر خدا تعالیٰ کا ہے دوسرا شیطان کا۔ اگر یہ خدا تعالیٰ کے لشکر کی طرف جھک جائے۔ اور اس سے مدد طلب کرے۔ تو اس گناہ سے بچایا جاتا ہے۔ جو کہ شیطان کے لشکر کی وجہ سے اس سے سرزد ہونا ہوتا ہے اور اگر خدا کے لشکر کی مدد حاصل نہیں کرتا۔ تو شیطان کے لشکر میں پھنس جاتا ہے۔ انسان کو چاہئیے کہ اس مرض سے بچنے کے واسطے یہاں تک کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجائے۔ خدا تعالیٰ سے دوری کا باعث گناہ کا مرض ہی ہے۔ جس نے اس سے بچنے کی کوشش کی وہ خدا سے ملا۔ اور جس نے نہ کی وہ دور رہا۔ گناہ سے بچنے کے دو ہی طریقے ہیں۔ اول یہ کہ انسان خود کوشش کرے۔ لیکن یہ کوشش ناکافی ہوا کرتی ہے۔ دوم یہ کہ خدا تعالیٰ سے استغاثہ کرے۔ یعنی استغفار (جس کے معنی ہیں حفاظت) طلب کرے۔ نمازیں رکوع میں سجود میں اور ہر وقت دعا کرے۔ یہاں تک کہ ایک پاک زندگی عطا ہو۔ اسی کا نام تزکیہ نفس ہے۔ جب یہ ہو جاتا ہے تو انسان فلاح پاتا ہے۔ اور اپنے سلوک کا انتہا کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اور جو انعامات اور اکرامات اللہ تعالیٰ کی طرف سے آدمی کو ملتے ہیں۔ وہ سب اس کے فضل سے مل سکتے ہیں جیسے بنیا ہر روز اپنی کتاب پر حساب لکھتا ہے۔ اور اسے کبھی نہیں بھولتا۔ اسی طرح مومن کو چاہئیے۔ کہ ہر وقت اپنا حساب یاد رکھے۔ اور جب گناہ سرزد ہو۔ تو اس سے کشتی کرے۔ اور ہر وقت اس فکر میں رہے۔ کہ گناہ سے بچایا جائے۔ اس طریق سے انسان گناہ سے بچ سکتا ہے۔" (البدر ۵ جون ۱۹۰۳ء)

چند زود نویس نوجوانوں کی ضرورت

چند ایسے احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو زود نویسی کا ملکہ رکھتے ہوں اور تھوڑے سے تھوڑے عرصہ کی مشق سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریریں اور خطبات عمدگی کے ساتھ قلم بند کرنے کی قابلیت پیدا کر سکیں۔ تنخواہ قابلیت کے مطابق دی جائے گی۔ جو نوجوان اپنے آپ کو اس کام کے اہل سمجھتے ہوں وہ جلد درخواستیں بھیجدیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نتیجہ امتحان درجہ رابعہ (دینیات) نصرت گرلز سکول

امسال درجہ رابعہ نصرت گرلز سکول کا جو امتحان گذشتہ ماہ نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے لیا گیا تھا۔ اس میں مندرجہ ذیل طالبات کامیاب ہوئی ہیں۔ پانچ طالبات نے یہ امتحان دیا تھا۔ اور سب کامیاب ہوگئیں۔

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	طاہرہ بنت حاجی محمد اسمٰعیل صاحب	۴۰۴/۵۰۰
۲	امۃ الرشید بیگم زہرا بنت مرزا برکت علی صاحب	۲۸۰
۳	امۃ الرشید بنت چوہدری فیض احمد صاحب	۳۴۶
۴	مبارکہ شوکت بنت بابو عبد اللطیف صاحب مرحوم	۳۷۴
۵	امۃ الرشید شوکت بنت مولوی چراغ الدین صاحب	۳۶۷

ناظر تعلیم و تربیت

نفسیات اسلام

اسلام اور معاہدات کی پابندی

موجودہ دَور تہذیب وتمدن کا گہوارہ سمجھا جاتا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ علمی اکتشافات نے اس زمانہ کے لوگوں کی دماغی قوتوں کو جس رنگ میں صیقل کیا ہے اس کی مثال ازمنۂ ماضیہ میں نہیں مل سکتی۔ سائنس کے عجائبات آنکھوں کو خیرہ کئے ہوئے ہیں۔ اور ایجادات کا سلسلہ انسانی دماغ کی بلند پروازی کا شاہد ہے۔ مہینوں کا سفر آج دنوں میں طے ہو رہا ہے۔ اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں کیا جاتا ہے۔ دُنیا آمد و رفت کے وسائل کی وجہ سے ایک شہر کی طرح بن چکی ہے۔ ایک مقام کی خبریں آناً فاناً دوسرے مقام تک پہنچ جاتی ہیں۔

غرض یہ دَور ترقی کی کئی منزلیں طے کر چکا ہے۔ اور گزشتہ زمانہ کے لوگوں کو جاہل۔ اجڈ۔ اور تہذیب ناآشنا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس حقیقت کا ایک افسوسناک پہلو یہ بھی ہے۔ کہ علمی ترقی نے عمل کی قوتوں کو سست کر دیا ہے اور دیانت۔ امانت۔ صدق اور راستبازی کا غیر معمولی طور پر فقدان دکھائی دیتا ہے۔ جھوٹ اور فریب کو پالیسی قرار دیا جاتا۔ اور منافقت اور بے ایمانی کو چالبازی اور ہوشیاری سمجھا جاتا ہے چنانچہ اس کا نظارہ موجودہ جنگ کے آئینہ میں کیا جا سکتا ہے۔ کس طرح دو حکومتوں میں معاہدات ہوتے ہیں۔ اور کیسی دوستانہ سپرٹ کا ایک دوسرے کی طرف سے اظہار کیا جاتا ہے۔ مگر ابھی زیادہ وقت نہیں گزرتا۔ کہ اس معاہدہ کو ایک ردی کاغذ کی طرح پرے پھینک دیا جاتا ہے۔ اور معاہد اقوام پر حملہ کر کے انہیں بیدردی سے اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ روس اور جرمنی کو ہی دیکھ لیا جائے۔ یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کہ روس۔ جرمنی پر حملہ کر دے گا۔ ان دونوں کے درمیان معاہدہ تھا۔ اور جرمنی کی طرف سے یہ دعوےٰ کیا جاتا تھا۔ کہ وُہ اس پر قائم رہے گا۔ مگر اچانک اس نے ۲۲۔ جون کو معاہدہ کی دھجیاں اڑاتے ہوئے روس پر حملہ کر دیا اور اس طرح ظاہر کر دیا۔ کہ معاہدہ اس کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتا:۔

اس کے مقابلہ میں اسلام نے معاہدات کی پابندی پر بڑا زور دیا ہے۔ اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بارہ میں اپنے عمل سے امت محمدیہ کو بتایا ہے۔ کہ معاہدہ پر ہر حالت میں عمل کرنا چاہیئے اور کسی صورت میں بھی اس کو توڑنا نہیں چاہیئے چنانچہ قرآن کریم نے اس بارہ میں اصولی رنگ میں یہ ہدایت دی ہے۔ کہ اوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا (بنی اسرائیل ع ۴) یعنی اپنے معاہدات کو دیانتداری کے ساتھ نبھاؤ۔ اور اس بات کو یاد رکھو۔ کہ معاہدات کے متعلق تمہیں اللہ تعالےٰ کے حضور جواب دِہ ہونا پڑے گا:۔

اسی طرح فرماتا ہے۔ والذین اٰمنوا ولم یھاجروا ما لکم من ولایتھم من شیٴ حتی یھاجروا وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علےٰ قوم بینکم وبینھم میثاق واللہ بما تعملون بصیر (سورۂ انفال ع ۱۰) یعنی اگر کسی مسلمان قوم کا کسی غیر مسلم قوم کے ساتھ معاہدہ ہو۔ اور پھر اس غیر مسلم قوم کے خلاف کوئی دوسری مسلمان قوم اُسے اپنی مدد کے لئے بلائے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ وُہ اس غیر مسلم قوم کے ساتھ اپنے عہد کو نہ توڑے۔ بلکہ قائم رکھے اور مسلمان قوم کی مدد نہ کرے۔ ہاں اگر اس قوم سے جو معاہدہ کر چکی ہو کسی شرارت کا خطرہ ہو۔ تو اللہ تعالےٰ حکم دیتا ہے۔ کہ باوجود اس کی شرارت کے تمہیں اس پر اچانک حملہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ تم پہلے اس کو نوٹس دو۔ اور کہو۔ کہ ہم معاہدہ ختم کرتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ تمہاری طرف سے معاہدہ کی فلاں فلاں دفعات کی خلاف ورزی ہُوئی ہے۔ اس اعلان کے بعد اگر وُہ پھر بھی دشمن کو مدد دینے سے باز نہ آئے۔ تو پھر کوئی معاہدہ نہیں چنانچہ فرماتا ہے۔ واما تخافن من قوم خیانۃ فانبذ الیھم علےٰ سواء ان اللہ لا یحب الخائنین (انفال ع ۷)

اسلام میں معاہدات کی پابندی کا اس امر سے بھی ثبوت ملتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من قتل معاھدًا لم یرح رائحۃ الجنۃ یعنی جو مسلمان کسی ایسے غیر مسلم کے قتل کا مرتکب ہوگا جو کسی معاہدہ کے نتیجہ میں اسلامی حکومت میں داخل ہو چکا ہوگا۔ تو وُہ قیامت کے دن جنت کی ہوا سے محروم رہے گا۔

پھر فرماتے ہیں:۔ من ظلم معاھدًا او انتقصہ او کلفہ فوق طاقتہ او اخذ منہ شیئًا بغیر طیب نفسہ فانا حجیجہ یوم القیامۃ۔ یعنی جو مسلمان کسی ایسے غیر مسلم پر جس کے ساتھ اسلامی حکومت کا معاہدہ ہو۔ کوئی ظلم کرے گا یا اسے کسی قسم کا نقصان پہونچائے گا۔ یا اس کے ذمہ کوئی ایسا کام ڈالے گا۔ جو اس کی طاقت سے باہر ہو۔ یا بغیر اس کی رضامندی کے اس سے کوئی چیز لے گا۔ تو میں قیامت کے دن اس غیر مسلم کی طرف سے اُس مسلمان کے خلاف خدا سے انصاف چاہوں گا:۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے معاہدات کی پابندی کے بارہ میں جو نمونہ پیش فرمایا ہے۔ وُہ نہایت بے نظیر ہے چنانچہ ایک دفعہ آپ جنگ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ رستہ میں دو آدمی ملے۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کس طرح آئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم مکہ سے اسلام قبول کرنے کے لئے آئے ہیں۔ مگر ہم وہاں یہ کہکر آئے ہیں۔ کہ ہم مسلمانوں کی مدد کے لئے نہیں جا رہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم ان سے یہ کہہ آئے ہو۔ کہ ہم جنگ میں شریک نہیں ہونگے۔ تو اب ہمارے ساتھ ملنے سے وعدہ خلافی ہو جائیگی۔ اس لئے تم ہمارے ساتھ جنگ میں شریک نہیں ہو سکتے۔ عہد کے احترام کی یہ ایک نہایت ہی قابل قدر مثال ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ جنگ میں ایک ایک آدمی کی کس قدر ضرورت ہوتی ہے مگر باوجود اس کے آپ نے عہد کے احترام کو ضروری قرار دیا اور یہ مناسب خیال نہ فرمایا۔ کہ وُہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہو کر وعدہ خلافی کے مرتکب ہوں:۔

اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب چودہ سو صحابہ سمیت۔ حدیبیہ کے مقام پر طواف کعبہ کی غرض سے اترے اور قریش مکہ آپ کے اس ارادے میں مزاحم ہوئے۔ تو ان کا ایک نمائندہ سہیل بن عمرو آپ کی خدمت میں یہ معاہدہ کرنے کے لئے آیا۔ کہ اس سال آپ عمرہ کئے بغیر واپس چلے جائیں۔ اور اگلے سال آئیں۔ مگر تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں نیز یہ کہ اگر اس اثناء میں قریش میں سے کوئی شخص مسلمانوں کے پاس چلا جائے تو مسلمانوں کا فرض ہوگا۔ کہ اُسے واپس بھجوا دیں لیکن اگر کوئی مسلمان قریش کے پاس آ جائے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ یہ معاہدہ ابھی لکھا نہیں گیا تھا۔ کہ خود سہیل بن عمرو کا بیٹا ابوجندل مسلمان ہو کر لشکر اسلامی میں آ ملا۔ اس کا جسم زخموں سے چُور تھا۔ اور وُہ چاہتا تھا۔ کہ اب وُہ مسلمانوں میں ہی رہے اور کفار کی طرف اسے واپس نہ لوٹایا جائے۔ سہیل نے کہا۔ عہدنامہ کی شرط کے مطابق آپ اسے اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتے۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ ابھی عہدنامہ لکھا نہیں گیا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا احترام فرمایا۔ اور سہیل سب کے سامنے اسے مارتا پیٹتا اپنے ساتھ لے گیا۔ اسی طرح صلح حدیبیہ کے چند روز بعد ایک شخص ابوبصیر نامی قریش کے مظالم سے تنگ آ کر اس لئے مدینہ چلا آیا۔ کہ وہاں اپنے مسلمان بھائیوں کے پاس رہ کر آرام کا سانس لے گا۔ لیکن وُہ ابھی پہنچا ہی تھا۔ کہ قریش کے دو آدمی اسے واپس لینے کے لئے آ گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے اتنا بھی نہ فرمایا۔ کہ یہ ابھی آیا ہے۔ اسے چند روز آرام کر لینے دو۔ بلکہ فوراً اسے واپس بھیج دیا:۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایسے بیسیوں واقعات ملتے ہیں جن میں آپ نے معاہدات کے احترام میں سخت سے سخت تکلیف کی بھی پرواہ نہ کی۔ مگر موجودہ زمانہ میں معاہدات کو ایک پرزۂ کاغذ جتنی اہمیت بھی نہیں دی جاتی اور انہیں جب جی چاہے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک

خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کی کھلی چٹھی کا جواب

(۱)

جناب میاں صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار پیغام صلح لاہور ۲۶ جون ۱۹۴۱ء میں آپ کی طرف سے برادر مکرم محترم جناب صاحبزادہ سیف الرحمن خان صاحب احمدی ساکن بازید خیل ضلع پشاور کے نام ایک کھلی چٹھی میری نظر سے گزری۔ آپ نے ان کی بیعت خلافت کے سلسلہ میں میرا ذکر بھی فرمایا ہے۔ اگرچہ مجھے آپ سے ذاتی تعارف نہیں۔ تاہم آپ نے جس سلسلہ میں میرا ذکر فرمایا ہے۔ اس کا جواب دینا چونکہ اخلاقاً میرے ذمہ ہے۔ اس لئے میں جواب عرض کرتا ہوں۔ نیز آپ کے عام خط کا جواب بھی اپنے مذاق کے مطابق گزارش کرتا ہوں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

(۲)

آپ فرماتے ہیں۔ کہ جناب صاحبزادہ سیف الرحمن خان صاحب ۱۹۱۸ء لغایت ۱۹۴۰ء کامل ۲۲ سال انجمن اشاعت اسلام لاہور کے مبلغ رہے ہیں۔ اور عقائد قادیانیت کا استیصال کرتے رہے۔ اور انہوں نے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ کہ پشاور سے جو خطوط آئے ہیں۔ ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب کو ان کے لڑکے کی شادی کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی۔ انہوں نے پانصد روپیہ قاضی محمد یوسف صدر جماعت قادیانی سے یعنی اس خاکسار سے قرضہ مانگا۔ جو ان کو مل گیا۔ اور یہ روپیہ ان کے ایمان کے تغیر کا باعث ہوا۔

جناب میاں صاحب! کیا آپ کے مبلغ اور آپ کی انجمن کے کارکن ایسے ہی دیانت دار اور ایماندار لوگ ہیں کہ سالہا سال آپ کی انجمن سے تنخواہ پاتے رہتے ہیں۔ مگر جب کہیں سے ان کو چند روپوں کی لالچ دی جائے۔ تو یہودا اسکریوطی کی طرح فوراً اپنے عقائد سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ جھٹ ان کے قدم میں لغزش آ جاتی ہے۔ اور وہ دین و ایمان چند روپوں کے عوض قربان کر دیتے ہیں۔ اگر آپ کے سب کارکن اسی قماش کے ہیں۔ تو آپ کی انجمن کی حقیقت معلوم۔

(۳)

جناب خان بہادر صاحب! آپ کے اس اعتراض سے مجھے ڈر پیدا ہوا۔ کہ کسی وقت آپ یوں نہ کہنا شروع کر دیں۔ کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی سالہا سال سلسلہ احمدیہ کی قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ مگر بالآخر غیر احمدیوں کے روپے اور چندوں نے ان کو ترک ذکر احمد اور ترک اعلان احمدیت پر آمادہ کر دیا۔ یا یہ خیال پیدا ہو جائے۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب نے سالہا سال قادیان میں رہ کر قابل قدر خدمات سلسلہ ادا کیں۔ مگر لاہور آ کر غیر احمدیوں کے چندے اور روپے کی لالچ اور قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ اور دوسری کتب خود تصنیف کردہ کے فروخت کرنے کی غرض سے انہوں نے اپنے سابقہ عقائد کو بدل لیا۔ اور اپنے سابقہ شائع شدہ عقائد کے خلاف تحریرات شائع کرنے لگ گئے۔ یا بہت ممکن ہے کہ آپ جناب مولوی صدر الدین صاحب اور ماسٹر محمد یعقوب خان صاحب اور ماسٹر فقیر اللہ خان صاحب سے بگڑ کر یہ اعتراض کرنے لگیں۔ کہ انہوں نے قادیان میں رہ کر سالہا سال معقول تنخواہ وصول کی۔ پھر لاہور آ کر شوق امارت یا تنخواہ کی لالچ یا سیر ولایت وغیرہ کے ولولہ نے ان سے سابقہ عقائد ترک کرا دیئے۔ غرض اگر یہی اصول جو آپ کا ہے قائم رہا تو آپ بہتوں کے بارہ میں بہت کچھ کہہ سکتے ہیں۔

جناب میاں صاحب! آپ کے احباب کی زبان سے تو حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب رئیس پشاور اور آپ کی مجلس شوریٰ کی طرف سے منتخب شدہ خلیفۃ المسیح برائے علاقہ سرحد جو ایک بے نفس اور مخیر اور فیاض طبع بزرگ ہیں مال کے لالچ کے اعتراض سے نہ بچ سکے۔ تو اگر جناب صاحبزادہ سیف الرحمن خان صاحب پر آپ کی طرف سے یہی اعتراض جڑ دیا گیا ہے۔ تو کوئی نئی بات نہیں۔

(۴)

جناب خان بہادر صاحب! زمرہ لاہور کا جس کے آپ ایک فرد ہیں یہ طریق معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو شخص ان کے گروہ سے تعلق رکھے۔ اس کا فرض اولین ہوتا ہے کہ بلا تحقیق کذب اور بہتان کی اشاعت کرے۔ غلط بات کو صحیح بتائے اور جھوٹ کو سچ کہہ کر شائع کرے۔ تجربہ نے بتایا ہے کہ آپ کے حضرت امیر سے لے کر پشاور کے ایک ادنیٰ غیر مبایع دوکاندار تک سب اس مرض میں گرفتار ہیں۔ ایک غلط بات کہنے یا لکھنے سے انسان کس قدر سبک اور ذلیل معلوم ہوتا ہے بشرطیکہ ضمیر کے اندر زندگی اور احساس کا شمہ موجود ہو۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آپ لوگوں کو اس کا احساس تک نہیں۔

جناب خان بہادر صاحب! آپ بے شک محکمہ پولیس میں افسر رہے ہیں۔ اور اپنی خدمات کے عوض خان بہادر کا خطاب بھی پایا۔ مگر میں یقین نہیں رکھتا۔ کہ ہر پولیس کا افسر ایک ذمہ وار عہدہ پر رہ کر ایسی بے سروپا باتوں کو حقیقت کا رنگ دینے کی کوشش کرتا ہو۔ جیسا کہ آپ نے پنشن پانے کے بعد طریق اختیار کر رکھا ہے۔ آپ کی سابقہ خدمات پولیس کا علم تو خدا کو ہوگا کہ وہ کیا تھیں اور کیسی تھیں مگر اس موقعہ پر تو اس بہتان تراشی میں آپ نے حد کر دی ہے۔

کابل کے لوگوں میں مشہور ہے۔ کہ انسان یا تو حق اور صداقت کی مخالفت نہ کرے۔ اور یا پھر کرے تو اس طرح کرے۔ کہ سہ

ہر گناہے کہ کنی شب آدینہ بکن
تا کہ از صدر نشینان جہنم باشی

یعنی ارتکاب گناہ اگر ہو تو ایسا ہو کہ جہنم میں بھی گویا سرداری قائم رہے۔

(۵)

جناب میاں صاحب! سیدنا حضرت محمد رسول اللہ فداہ ابی و امی جن کے مبارک دامن کو بقول آپ کے گروہ کے ہم احمدی چھوڑ چکے ہیں۔ اور آپ ان کے دامن نبوت کو بخیال خود تھامے ہوئے ہیں فرماتے ہیں۔ کفیٰ بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع۔ یعنی ایک شخص کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی دلیل کافی ہے۔ کہ وہ ہر سنی سنائی بات پر یقین کرے۔ اور اسے سچ سمجھ کر اشاعت شروع کر دے لیکن آپ کا نام تو والدین نے فال نیک کے طور پر محمد صادق رکھا تھا۔ پھر خدا جانے آپ نے دوسرے رستہ کو کیوں اختیار کیا۔

جناب میاں صاحب! آپ کا عذر یہی ہوگا۔ کہ آپ کے راوی نے پشاور سے ایسا لکھا ہے۔ مگر ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا آپ کا راوی یا دوسرے خطوط لکھنے والے رپورٹر حلف مؤکد بعذاب اٹھا کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ جناب صاحبزادہ سیف الرحمن خان صاحب نے مجھ سے یا کسی احمدی سے بطور انعام یا قرض حسنہ پانصد روپیہ مانگا۔ یا وصول پایا۔ تب بیعت خلافت کی۔ یا اس بیعت سے قبل یا بیعت کے بعد کوئی ایسا واقعہ ہوا۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ آپ کا راوی خواہ ایک ہو یا کئی یقیناً کذاب اور مفتری ہیں۔ پس جس راوی کے جھوٹ اور بہتان پر آپ کے مضمون کا مدار ہے۔ اس سے آپ کیا توقع کر سکتے ہیں۔ اور وہ آپ سے کیا اخلاقی اور روحانی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

(۶)

اب آپ کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ آپ میری اس شہادت پر اس بہتان کی تردید کریں۔ اور اخبار "پیغام صلح" میں خدا تعالیٰ سے اور جناب صاحبزادہ سیف الرحمن خان صاحب سے معافی طلب کریں۔ کہ آپ نے ایک معزز اور معصوم بھائی پر بہتان لگایا اگر غیر مبایعین کے دل سے خدا کا خوف اٹھ چکا ہو تو شاید تعزیرات ہند کا خوف تو نہ اٹھا ہوگا۔ جہاں آپ کا پانصد روپیہ تو یقیناً ثابت نہ ہو سکے گا۔ مگر دفعہ پانصد آپ پر توہین اور ازالہ حیثیت عرفی کی چسپاں ہو جائے گی۔

تعجب ہے کہ پولیس کے ایسے ذمہ دار افسر اور پھر خان بہادر ہو کر ایسے بے احتیاط ہوں۔ میں تو خیال کرتا ہوں کہ ایک شریف الطبع انسان جو خدا کا ڈر رکھتا ہو۔ اور قیامت کی باز پرس کا قائل ہو۔ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر لیتا ہے۔ اور اس کی صحت کے بعد اصرار نہیں کرتا۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے لم یصروا علٰی ما فعلوا وھم یعلمون۔ اور حضرت سعدی فرماتے ہیں

نہ گفتہ ندارد کسے با تو کار
ولیکن چو گفتی ثبوتش بیار

(۷)

جناب خان بہادر صاحب! مانا کہ آپ نے پولیس سے پنشن پائی اور آپکے لئے کوئی دنیاوی شغل نہیں۔ تو آپ نے خدا کی بے گناہ اور معصوم مخلوق پر خواہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد ہوں۔ یا ان کے خدام میں سے کوئی ہو۔ ان پر بلا وجہ برس پڑیں۔ اور جو جی میں آئے۔ صفحات اخبار میں لکھتے چلے جائیں۔ میں آپ کو ایک حدیث نبوی سناتا ہوں من لم یشکر النّاس لم یشکر اللّٰہ۔ جو شخص اپنے محسن کی قدر نہ کرتا ہے۔ کہ اس کے اور اس کے خدام سے بلا وجہ بغض رکھے۔ اس سے اور کسی نیکی کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ یہ بہت بڑا شغل ہے۔ جس کو آپ نے پسند کیا۔ میں ہمدردی سے عرض کرتا ہوں کہ آپ کی بھلائی اسی میں ہے کہ آپ اس ناپاک شغل کو چھوڑ دیں۔

(۸)

جناب میاں صاحب! آپ صاحبزادہ سیف الرحمٰن خانصاحب سے فرماتے ہیں۔ کہ اخبار الفضل نے آپ کی بیعت کا خط تو شائع کر دیا۔ مگر اس کی منظوری شائع نہ کی۔ سو آپ کو واضح ہو۔ کہ بیعت کے منظور یا نامنظور ہونے سے آپ کو کیا واسطہ۔ اگر خواہ مخواہ کوئی امر مدنظر ہے۔ سو واضح ہو کہ جناب صاحبزادہ صاحب کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے براہ راست بیعت کی منظوری کی اطلاع آ چکی ہے اور اخبار الفضل مؤرخہ ۲۴ جون ۱۹۴۰ء صفحہ ۲ فہرست نومبایعین میں صاحبزادہ صاحب کا نام درج ہے۔ آپ نے غالباً جلدی سے کام لیا۔ مگر جلد بازی اچھی نہیں ہوتی۔

(۹)

جناب خان بہادر صاحب! جناب صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب نے آپ کی جماعت کی قابل قدر خدمات سالہا سال تک ادا کیں۔ مگر اس کا صلہ جو آپ نے دیا وہ یہی ہے۔ کہ جناب صاحبزادہ صاحب کو اس قدر جلد یہودا اسکریوطی کی طرح ایمان فروش کہہ دیا۔ آپ نے پیغامی عقائد کی قیمت پانصد روپیہ قرار دی۔ یہ آپ کا اپنا پیمانہ ہے۔ ہمارے ہاں تو اس ناپاک جنس کی قیمت ایک دمڑی بھی نہیں۔

جناب خان بہادر صاحب! چونکہ آپ کے پاس مستریوں اور مصریوں کو یا دوسرے مرتدوں کو روپے کا لالچ یا ملازمت کی طمع دینا ایک دستور ہے آپ نے وہی بات ہماری جماعت کے بارہ میں فرض کر لی۔ سچ ہے ؎

آنکہ در جاں بیند در جہاں بیند

(۱۰)

جناب میاں صاحب! اصولاً میرا اور ہر ایک مومن کا عقیدہ ہے۔ کہ اگر ہمارا ایک بھائی ہو۔ جو مخلص اور خادم سلسلہ بھی ہو۔ اور عندالضرورت ہم سے کوئی چیز طلب کرے۔ یا کسی کام میں مدد مانگے۔ اور وہ ہمارے بس میں ہو۔ اور ہم اس کی جائز ضرورت کو پورا کر سکیں۔ تو ہمیں ضرور کرنی چاہیئے۔ مومن اگر دوسرے مومن کے کام نہ آئے تو وہ مومن کیا۔ مگر آپ تسلی رکھیں آپ کے پشاور کے راوی اپنے بیان میں کاذب اور دروغ گو ہیں۔ ولعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔

(۱۱)

جناب میاں صاحب! آپ نے صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب سے مطالبہ کیا ہے۔ اور جواب طلب کیا ہے۔ کہ وہ اپنے بیعت کے وجوہ آپ کو لکھیں۔ مگر میں حیران ہوں کہ آپ کو اب جواب طلب کرنے کا حق کہاں سے حاصل ہوا۔ ہر شخص جو قادیان میں بیعت کرے۔ وہ ضرور آپ کے سامنے جواب طلبی کا پابند ہو۔ آپ یاد رکھیں۔ کہ آپ جس کرسی پر بیٹھ کر آجکل جواب طلبی فرماتے ہیں۔ یہ کرسی دفتر پولیس میں کسی افسری کی نہیں۔ بلکہ ایک اخبار کے دفتر میں نامہ نگاری کی ہے۔ بیشک جب آپ پولیس میں ملازم تھے اپنے ماتحت ملازموں سے جواب طلب کر سکتے تھے۔ مگر آپ اب پنشن پا چکے ہیں پھر بھلا حضرت مولانا غلام حسن خانصاحب نے جب اپنی بیعت کے وجوہ لکھے تو ان سے آپ کے امیر یا آپ نے کیا فائدہ اٹھایا جو اب آپ کو صاحبزادہ صاحب کی جواب دہی سے اطمینان حاصل ہوگا۔

(۱۲)

جناب میاں صاحب! کہا جاتا ہے۔ کہ آپ کی انجمن اشاعت اسلام نے جناب صاحبزادہ سیف الرحمٰن خانصاحب کے ایام ملازمت کا بونس قریباً مبلغ تین سو روپیہ روک رکھا ہے۔ کیونکہ وہ بیعت خلافت ثانیہ کر چکے ہیں کیا یہ درست ہے؟ اگر درست ہو تو ایمانداری کا تقاضا یہی ہے۔ کہ آپ اپنی انجمن کو مجبور کریں کہ ان کی خدمات کا معاوضہ ان کو جلدی روانہ کر دیں۔ اور مزدور کی مزدوری نہ روکیں۔ اگر اس امتحان میں آپ کا امیر اور کارکنان انجمن فیل ثابت ہوئے۔ تو آپ کو پتہ لگ جائے گا کہ کون ایمان کی قدر کرتا ہے۔ اور کون روپے کے واسطے ایمان اور دیانت کو ضائع کرتا ہے۔

(۱۳)

جناب میاں صاحب! آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ جناب صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب کسی وقت مبایعین کے حق میں دجل تلبیس نمائش اور بحث مباحث سے فرار کرنے والے لکھ چکے ہیں واضح ہو کہ جو شخص حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت خلافت اور احمدیت کر چکا ہو۔ اور پھر ان کی وفات کے بعد وہ آپ کے حصہ میں آ چکا ہو۔ اور مارچ ۱۹۱۴ء لغایت جون ۱۹۴۰ء یعنے زائد از ستائیس سال ہماری جماعت کے حق میں بہتان اور افترا سنتا رہا ہو۔ اور اس کو حقیقت اور اصلیت پر پورے طور پر غور کا موقع نہ ملا ہو وہ آنچہ استاد ازل گفت ہما خواہد گفت۔ کا ہی مصداق ہوگا۔ مگر جس وقت اس کو کسی احمدی کی صحبت میں چند دن رہ کر حقیقت اور اصلیت پر غور کرنے کا موقعہ ملے گا۔ تو ایک سعادت مند انسان وہی کرے گا۔ جو جناب صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب نے کیا۔ جیسا کہ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ ہدیٰ یہی ہے

(۱۴)

جناب میاں صاحب! آپ کے گروہ نے حضرت مولینا غلام حسن خانصاحب کی بیعت پر پہلے۔ اور اس کے بعد جناب صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب کی بیعت پر یک لخت اسقدر تغیر عظیم کے واقعہ ہونے کا فوراً چیاں کر دیا اور تعجب کا اظہار کیا۔ مگر آپ کو اس بات پر تعجب نہ آیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبوت محمدیہ کی خوشخبری سنتے ہی فوراً تصدیق کر دی۔ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یک لخت تغیر پا کر اسلام قبول کیا۔ کیوں اصل بات یہ ہے کہ انسانوں کے قلوب خدا کے اختیار میں ہیں۔ وہ جس وقت چاہے یک لخت نور ایمان بخش دے۔ ذالك فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم۔

(۱۵)

جناب میاں صاحب آپ کے مضمون کے آخر میں ایڈیٹر پیغام صلح لاہور نے بھی دو امور پیش کئے ہیں۔ اول جناب صاحبزادہ صاحب کی بیعت پر جماعت احمدیہ اس قدر نہ اترائے اور دوسرا یہ کہ انہوں نے سالہا سال تک انجمن کا نمک کھایا۔ اور بالآخر (۳) نمک کی پروا نہ کی۔ آپ کے اخبار کے ایڈیٹر صاحب کو واضح ہو۔ اسی پرچہ میں جس میں آپ کی چٹھی شائع ہوئی ہے۔ ڈاکٹر شمس الدین دہلوی کے مرتد ہونے پر خوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ دوسرا امر رہا نمک کا؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ کاش اسی پیمانہ سے وہ حضرت امیر مولوی محمد علی صاحب اور نائب امیر مولوی صدر الدین صاحب اور شیخ مصری کو بھی سالہا سال قادیان کی صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت میں رہ کر منحرف ہونے پر ناپتے مگر ایڈیٹر صاحب نے اس فقرہ پر عمل کیا ہو گا کہ

در نزاگویم دیوار تو بشنو

(۱۶)

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ فرعون نے حضرت موسیٰؑ پر نمک کھانے کا الزام لگایا تھا جو یہ ہے۔ الم نربک فینا ولیدًا ولبثت فینا من عمرک سنین۔ وفعلت فعلتک التی فعلت وانت من الکافرین۔ یعنی کیا تو وہ شخص نہیں۔ جس کی ہم نے بچپن میں پرورش کی۔ اور جس نے سالہا سال تک ہم میں رہ کر ہمارا نمک کھایا۔ پھر تم نے وہ کام کیا۔ جو تم خوب جانتے ہو۔ اور تم ناشگر گذار ہو۔ ہم بھی آپ کو حضرت موسیٰؑ کے رنگ میں وہی جواب دیتے ہیں۔ کہ تلک نعمۃ تمنھا علی ان عبدت بنی اسرائیل۔ کیا چند دن کی نمکخواری کا الزام دے کر تم سارے بنی اسرائیل کو غلام بنانا چاہتے ہو۔ کیا آپ صاحبزادہ کے ایمان اور آزادی ضمیر کو خریدنا چاہتے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر یہ اعتراف کرتے ہیں کہ جو لوگ لاہور کی انجمن سے تنخواہ پاتے ہیں۔ وہ ایمان اور آزادی ضمیر فروخت کر چکے ہیں۔

(۱۷)

جناب میاں صاحب! بالآخر آپ کو یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ آغاز خط میں جناب صاحبزادہ صاحب کو اخی مکرم لکھا۔ سلمہ اللہ تعالیٰ لکھا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، لکھا۔ مگر آگے چل کر اپنے خط میں سب کچھ اس کے خلاف لکھا۔ جو سلامتی۔ رحمت اور برکت کے منافی امور تھے۔ آغاز خط وہ ہے اور انجام کذب وبہتان اور دلآزاری۔ آپ سوچیں اور خوب سوچیں۔ کہ آپ کے اس فعل کا اثر جناب صاحبزادہ صاحب کے معصوم قلب پر کیا ہوگا۔

(۱۸)

بالآخر ہم آپ سے التجاء کرتے ہیں کہ اخبار پیغام صلح لاہور کی آئندہ اشاعت میں اپنے جھوٹ اور افتراء کو واپس لیں اور خدا تعالیٰ اور جناب صاحبزادہ صاحب سے معافی مانگیں۔ ورنہ اس ناپاک فعل کے نتائج کے آپ ذمہ دار ہونگے۔ وما علینا الا البلاغ

خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی امیر جماعتہائے احمدیہ سرحد

شذرات

"مجدد وقت" کا علم قرآن اور جناب مولوی محمد علی صاحب

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کا ایک خطبہ جو ۳۰ رجون کے "پیغام صلح" میں شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ نے حسب معمول اور حسب عادت اپنی تعریف وتوصیف کے پل باندھنے کے ساتھ جماعت احمدیہ کو بھی جی بھر کر کوسا ہے۔ کہ یہ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ شائع نہیں کر سکی۔ اور آخر میں اپنے دوستوں سے کہا ہے۔ "اس علم کو حاصل کرو جو مجدد وقت نے تمہیں قرآن کے ذریعہ دیا۔" مگر جناب مولوی صاحب سے بادب گذارش ہے۔ کہ کیا آپ نے خود اس علم سے فائدہ اٹھایا۔ جو مجدد وقت نے قرآن کے ذریعہ دیا؟ یا مجدد وقت کے قرآن کے ذریعہ دیئے ہوئے علم کے خلاف اپنا علم پیش کر رہے ہیں۔ مثلاً "مجدد وقت" نے تو قرآن کے رو سے بتایا۔ کہ حضرت مسیح ناصری کی ولادت بغیر باپ کے تھی۔ اور "مجدد وقت" نے اس نظریہ کو اپنے عقائد کا ایک جزو قرار دیا۔ لیکن آپ کا تمام زور قلم۔ تمام منطقیانہ استعدادیں۔ اور فلسفیانہ موشگافیاں اس بات کے لئے وقف ہو چکی ہیں۔ کہ دنیا سے حضرت مسیحؑ کے ولادت بن باپ کے عقیدہ کو حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے۔ اسیطرح اور کئی باتیں آپ ایسی پیش کر رہے ہیں۔ جو "مجدد وقت" کے قرآن کے ذریعہ دیئے ہوئے علم کے سراسر خلاف ہیں۔

جناب مولوی صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ صرف ترجمہ قرآن کریم بزبان انگریزی شائع کر دینا کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ یہ کام بعض عیسائی آپ سے بہت عرصہ قبل کر چکے ہیں اور اس زمانہ میں بھی بعض مسلم اور نو مسلم کر رہے ہیں۔ ایک احمدی کے نزدیک جو چیز قابل قدر ہو سکتی ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے نور اور آپ کے دیئے ہوئے علم قرآن کو انگریزی لباس پہنا کر اہل مغرب کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور اگر آپ یہ کر سکتے تو اس پر بجا طور پر فخر کا آپ کو حق تھا۔ لیکن جس صورت میں آپ کا ترجمہ "مجدد وقت" کے عقائد کے خلاف عقائد کی تعلیم دے رہا ہے۔ تو سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آپ کو احمدیوں کے سامنے اس ترجمہ کو ایک دینی کارنامہ کے طور پر پیش کرنے کی جرأت کیسے ہو جاتی ہے؟

ہندوستان میں مزدوروں کا نقصان

ہندوستان کی غربت اور فلاکت ضرب المثل ہے۔ دنیا کے کسی اور ملک میں اوسط آمدنی شائد ہی اتنی کم ہو۔ جتنی ہندوستان کی ہے۔ لیکن پھر بھی جہاں ایسے کوتاہ نظر اور کوتاہ فہم رہنماؤں کا ایک ایسا طبقہ پیدا ہو چکا ہے۔ جو عواقب پر نظر کئے بغیر اور مختلف ممالک اور ان کے رہنے والوں کے حالات اور خصوصیات سے واقفیت حاصل کئے بغیر اور دھادھند ملک کے مغربیت کے فریب میں مبتلا نوجوانوں اور مزدوروں کو تباہ کن اور بے حد نقصان دہ راہ پر لگا دیتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے شائع کردہ اعداد وشمار مظہر ہیں کہ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۰ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی میں برطانوی ہند میں مزدوروں کے انچاس تنازعات کے سلسلہ میں آٹھ لاکھ چھپن ہزار چار سو چورانوے "دہاڑیاں" (یوم) ضائع ہوئیں۔ ان تنازعات میں ستر ہزار نوسو چھہتر (۷۰۹۷۶) مزدوروں نے حصہ لیا۔ ۳۰ رجون ۱۹۴۰ء کو ختم ہونیوالی سہ ماہی میں تنازعات کی تعداد اکیسو ایک تھی۔ اور ضائع شدہ "دہاڑیوں" کی تعداد ۲۴ لاکھ ۴۷ ہزار ۲۶۳ تھی۔ ان ہڑتالوں میں حصہ لینے والے مزدوروں کی روزانہ آمد اگر آٹھ آنہ بھی فرض کر لی جائے۔ تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ گویا چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں اس غریب طبقہ کو قریباً ستر لاکھ روپیہ کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ اور جو لوگ اس طبقہ کے معیار زیست سے واقف ہیں۔ وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یہ نقصان کس قدر اہمیت رکھتا ہے۔ اگر ان ہڑتالوں کے نتیجہ میں مزدوروں کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہو جاتی تو بھی ایک بات بھی اور کہا جا سکتا تھا۔ کہ گو عارضی طور پر نقصان ہوا۔ مگر انجام کار یہ ان کے فائدہ کا موجب بنیں۔ لیکن یہ بھی تو نہیں ہوتا۔ احمدیت نے ہڑتالوں اور سٹرائیکوں وغیرہ میں شریک ہونے سے سخت ممانعت کر رکھی ہے۔ اسمیں ایک حکمت یہ بھی ہے۔ کہ اس قسم کے نقصان سے ہڑتال کرنیوالوں کو بچایا جائے۔

احمدیت سے ارتداد کا فرضی اعلان

اخبار "احسان" لاہور (۳ رجولائی ۱۹۴۱ء) "ایک غلط خبر کی تردید" کے زیر عنوان لکھتا ہے:-

"کسی قادیانی اخبار نے ماہ مئی میں ایک فہرست شائع کی ہے۔ جس میں نئے بیعت کرنیوالوں کے نام دیئے گئے ہیں۔ اور اس میں میرا نام بھی درج ہے۔ میں جملہ مسلمانوں کی آگاہی کیلئے اعلان کرتا ہوں کہ میں بفضلہ تعالیٰ بدستور حنفی مسلمان ہوں۔ نہ کبھی مرزائیت کو اختیار کیا۔ اور آئندہ کیلئے بھی اللہ تعالیٰ سے ہر قسم کی گمراہی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور مرزائیت کی طرف ذرہ بھر میلان نہیں رکھتا۔ بلکہ اسکی تردید اپنا فرض منصبی سمجھتا ہوں۔ غلام محمد حنفی چشتی اندرون موچی دروازہ لاہور"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر یا بذریعہ خطوط بیعت کرنے والوں کی فہرستیں صرف اخبار الفضل میں شائع ہوتی ہیں۔ مگر مئی ۱۹۴۱ء کے کسی پرچہ میں اس نام کی بیعت کا اعلان نہیں ہوا اس وجہ سے کہا جا سکتا ہے کہ "احسان" نے جو کچھ لکھا ہے۔ فرضی اور بناوٹی ہے۔ اور اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہمارے مخالفین کی اخلاقی حالت کس قدر گر گئی ہے۔

احباب وی۔پی وصول فرمانے کیلئے تیار رہیں

ہم انشاء اللہ دس جولائی کو حسب اعلانات سابقہ ان احباب کی خدمت میں جنکا چندہ ۲۰ رجولائی تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ وی۔پی ارسال کریں گے۔ جو احباب اس تاریخ تک چندہ ارسال فرماویں گے یا ادائیگی کے متعلق وعدہ فرمائیں گے ان کے وی۔پی روک لئے جائیں گے۔ لیکن جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک نہ چندہ وصول ہوگا۔ اور نہ ادائیگی کی اطلاع۔ ان کی خدمت میں وی۔پی ارسال کر دیئے جائینگے جنہیں وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ وعدہ کرنے والے دوست اس امر کو مدنظر رکھیں۔ کہ حسب وعدہ چندہ ادا فرمانا ضروری ہے۔ کاغذ کی اس شدید گرانی کے زمانہ میں ایک دوست بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو وی۔پی واپس کر کے دفتر کو نقصان پہنچانے کا موجب ہو۔

خاکسار "منیجر"

وصیاتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۸۸۹ :- منکہ نورجہاں بیگم زوجہ شیخ محمد احمد ایڈووکیٹ قوم افغان عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کپورتھلہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مبلغ ایکہزار روپیہ حق مہر بذمہ شوہرم اور زیورات طلائی وزنی ساڑھے گیارہ تولہ (کڑے دس تولہ بندے ڈیڑھ تولہ) قیمتی ۵۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میں اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا کوئی اور جائیداد میری وفات پر ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی انجمن مذکور حقدار ہوگی۔ اگر میں بعد جائیداد کوئی رقم داخل خزانہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو وہ مجرا لینے کی حقدار ہونگی۔ لہذا چند حروف بطور سند لکھدیتی ہوں۔ الامۃ - نورجہاں بیگم بقلم خود۔ گواہ شد - محمد احمد ایڈووکیٹ خاوند موصیہ۔ گواہ شد :- مسعود احمد ولد میاں ظفر احمد کپورتھلہ۔

نمبر ۵۸۹۱ :- منکہ محمد احمد ثاقب ولد مولوی عبدالعزیز صاحب قوم جٹ کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب حیات ہیں۔ اسوقت صدر انجمن احمدیہ میں بمشاہرہ ۵ الاؤنس پر کام کر رہا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا دسواں حصہ تاحیات داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز اگر میری وفات کے وقت میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- محمد احمد ثاقب ولد مولوی عبدالعزیز صاحب انسپکٹر بیت المال حال کلرک بہشتی مقبرہ۔ گواہ شد :- مفتی محمد صادق۔ گواہ شد :- غلام احمد بقلم خود نائب مشیر قانونی

نمبر ۵۸۹۳ :- منکہ نور احمد شاہ ولد مہر شاہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن تلکا راجپوتاں ڈاکخانہ دھاریوالی ضلع گورداسپور حال رام گڑھ کیمپ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں منقولہ وغیر منقولہ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جوکہ مبلغ ۱۸ روپے ہے میں اپنی اس ماہوار آمد کا دسواں حصہ تازیست وقف صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جوکہ باقاعدہ ہر ماہ بلاناغہ ادا کرتا رہونگا۔ اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی ذاتی جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراؤنگا۔ تو وہ میرے مرنے کے بعد میرے حصہ جائیداد میں سے منہا کرلی جائیگی۔ العبد :- نور احمد شاہ لیس نائک رام گڑھ کیمپ۔ گواہ شد - لیس نائک غلام مرتضیٰ۔ گواہ شد :- شیر دل صوبیدار رام گڑھ

نمبر ۵۸۹۲ :- منکہ عبدالوہاب ولد چودھری سراج الدین صاحب مرحوم قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن کوٹ کوڑا ڈاکخانہ پیرو چک ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ماہوار آمد جس پر میرا گذارہ ہے مبلغ پچھتر روپے ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ میری دوسری آبائی جائیداد بصورت زمین نقدی وغیرہ ابھی فیصلہ شدہ نہیں ہے اور اس پر میرا کامل اختیار نہیں۔ جب اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔ تو اس جائیداد میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرونگا۔ اور ماہوار آمد مبلغ ۷۵ روپے کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور انشاء اللہ اس پر قائم رہونگا۔ جائیداد کی کمی بیشی یا آمد کی کمی بیشی کی صورت میں اطلاع دونگا۔ اور انشاء اللہ جوں جوں آمد بڑھتی گھٹتی رہے گی حصہ وصیت ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ یہ میری آخری وصیت ہے۔ العبد :- جمعدار عبدالوہاب A کمپنی ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ رام گڑھ چھاؤنی۔ گواہ شد :- شیر دل صوبیدار رام گڑھ کیمپ۔ گواہ شد :- نائک محمد اشرف

نمبر ۵۹۰۳ :- منکہ رشید احمد ولد مستری عبدالکریم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد ایک مکان مشترکہ ہے جس کے ۱/۵ حصہ کا میں مالک ہوں۔ جس کی کل قیمت ۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ لیکن یہ مکان ۳۰۰ روپے میں رہن ہے۔ اس کے علاوہ میری ماہوار تنخواہ ۴۶ روپے ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تاحیات داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- رشید احمد قریشی رجمنٹل ۱۰۱۰۰۸ مبائل ورکشاپ ۳۳ - آئی - اے - او - سی کیمبل پور - گواہ شد :- قاضی عبدالرحمٰن اسسٹنٹ ناظر اعلیٰ قادیان - گواہ شد :- عطا محمد محرر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۴ جولائی - فنی جنرل سٹاف نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن اور فنی فوجوں نے فن لینڈ کی شمال مشرقی سرحد کو عبور کر لیا ہے۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بالٹک کے علاقہ میں جرمنوں نے دریائے ڈگینا کو پار کر لیا ہے۔ اور اب لینن گراڈ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جس علاقہ میں جرمن فوجیں ماسکو کی طرف بڑھنے کے لئے حملہ کر رہی ہیں۔ وہاں بڑے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی ہوائی جہاز اور توپیں بڑے زور سے گولے برسا رہی ہیں۔ ہزاروں جرمنوں کی لاشیں پڑی ہیں۔ اور جرمن ٹینک جل رہے ہیں۔ اس اعلان میں یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ بسریبیا کے محاذ پر لڑائی کی کیا حالت ہے۔ جرمنی کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ اس علاقہ میں انہوں نے دریائے پرتھ کو پار کر لیا ہے

لنڈن ۴ جولائی - ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ موسیو سٹالین کے اعلان سے روسیوں میں جوش اور خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور اب وہ ان کی ہدایتوں پر عمل کر رہے ہیں۔ پیچھے ہر اس چیز کو پسپائی کے وقت تباہ کر دیتے ہیں۔ جو دشمن کے کام آ سکتی ہے۔

لنڈن ۴ جولائی - جرمن انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ روس و جرمنی کی جنگ کے بارہ میں جاپان اپنی پالیسی کا اعلان کر دے۔ آج صبح جاپان کے ایک ذمہ وار افسر نے نمائندہ پریس کو بتایا کہ جاپانی پالیسی روسی سفیر کو بتا دی گئی ہے۔ اس نے کہا۔ کہ جاپانی جہازوں کو اپنی بندرگاہوں میں جلد پہونچ جانے کے احکام کے بارہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

لنڈن ۴ جولائی - شام میں پلمیرا سر ہو گیا ہے۔ عراق سے ٹریپولی جانے والی سڑک پر یہ ایک اہم شہر ہے۔ اس پر قبضہ سے حمص جانے والی سڑک بھی اتحادی فوجوں کے لئے کھل جائے گی۔ اور اگر انہوں نے حمص سر کر لیا۔ تو دشمن کی فوجیں دو حلقوں میں بٹ جائیں گی۔

انقرہ ۴ جولائی - دشمن کا جو نمائندہ یہاں آیا ہوا تھا۔ وہ واپس چلا گیا ہے اپنے مشن میں اسے کامیابی نہیں ہوئی۔ ترکی کی حکومت نے دشمن کی فوجوں کو ترکی سے گزرنے کی اجازت نہیں دی۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی کے جہاز رانی کی غرقابی پر ترکی کے وزیر دفاع ملکی نے استعفیٰ دیدیا ہے

لنڈن ۴ جولائی - پریذیڈنٹ روزویلٹ آج امریکہ کی آزادی کے دن کی تقریب پر تقریر کریں گے۔ جس میں امریکہ کی خارجہ پالیسی کا بھی ذکر ہو گا۔ ناروے کے بادشاہ نے انہیں پیغام بھیجا ہے کہ میں امید کرتا ہوں۔ کہ امریکہ اور ناروے کے لوگ مل کر جمہوری اصول کو پھیلانے کی کوشش کریں گے۔

لنڈن ۴ جولائی - رائل ایئر فورس نے جرمنی کے صنعتی کارخانوں۔ فوجی ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں پر دن کے حملے کئے۔ جرمنی کی نیوز ایجنسی نے مان لیا ہے کہ بھاری بم اور آتش افروز گولے پھینکے گئے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر کوئی سرگرمی نہیں دکھائی۔

شملہ ۴ جولائی - بمبئی۔ احمد آباد اور سورت کے درمیان شدت باراں کی وجہ سے ٹیلیفون اور تار کا سلسلہ منقطع ہو گیا جی۔ آئی۔ پی ریلوے سیکشن پر گاڑیوں کی آمد و رفت بند رہی۔ بمبئی اور پونا کے درمیان پانچ جگہ لائن ٹوٹ گئی ہے۔ بمبئی اور بڑودہ کے مابین آمد و رفت جاری ہونے میں کم سے کم دس روز لگیں گے۔

لنڈن ۴ جولائی - جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہم نے اب تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار روسی سپاہی قید کر لئے ہیں۔ کل رات ماسکو پر ہوائی حملہ ہوا۔ جو ۵۵ منٹ تک جاری رہا۔ معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ گورنمنٹ نے ماسکو کو خالی کرنے کی تیاریاں کر لی ہیں۔ عورتوں اور بچوں کو نکال دیا گیا ہے

دہلی ۴ جولائی - ایک ہزار تین سو چالیس اور اطالوی جنگی قیدی ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔ ان میں بہت سے افسر بھی ہیں۔

شملہ ۴ جولائی - ہندوستانی ڈیلیگیشن کے ممبر برما سے واپس شملہ پہونچ گئے ہیں۔ کل وائسرائے سے ان کی ملاقات ہو گی

کلکتہ ۴ جولائی - یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ جولائی کے آخری ہفتہ میں کلکتہ میں ریلوے بورڈ اور کوئلہ کے تاجروں کے نمائندوں کا ایک جلسہ ہو گا۔ جس میں بعض اہم امور پر غور کیا جائے گا۔

شملہ ۴ جولائی - آج یہاں ریلوں کی سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں ۱۹۴۰ء ۱۹۴۱ء کی آمد و خرچ کی جانچ پڑتال کی گئی۔

مدراس ۴ جولائی - گورنر مدراس کے لڑائی کے فنڈ میں ایک کروڑ ۲۱ لاکھ ۶۶ ہزار سے زیادہ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

بھوپال ۴ جولائی - بھوپال کی ایک پیدل فوج لڑائی کے لئے سمندر پار گئی ہوئی ہے۔ اس کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سب سپاہی آرام سے ہیں اور ان کی آسائش کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔

نئی دہلی ۴ جولائی - مسٹر ایم۔ این رائے نے روس اور فرانس کی جنگ کے بارہ میں ایک بیان دیتے ہوئے نیشنلسٹوں اور کانگرسی لیڈروں سے کہا ہے۔ کہ وہ برطانیہ کا ساتھ دیں۔

شملہ ۴ جولائی - ہندوستان میں ہتھیار بنانے والی فیکٹریوں کے لئے ہزاروں مستریوں کو ٹریننگ دینے کی غرض سے حکومت نے چوبیس لاکھ ۷۴ ہزار روپیہ خرچ کرنے کا اعلان کیا ہے۔

لکھنؤ ۴ جولائی - جو سپاہی میدان جنگ میں کام آئے۔ یا بالکل ناکارہ ہو گئے ہیں۔ ان کے بیوی بچوں کی امداد کے لئے حکومت یو۔ پی بعض تجاویز پر غور کر رہی ہے۔ ایک تجویز یہ ہے کہ ان کے بچوں کو مفت تعلیم دلائی جائے۔

لنڈن ۴ جولائی - روسی پولینڈ میں ایک ریل گاڑی جرمن فوجوں کے لئے گولہ بارود لئے جا رہی تھی۔ کہ روسیوں نے اسے بموں سے اڑا دیا۔ اور اِرد گرد کے جنگل میں آگ لگا دی۔

لنڈن ۴ جولائی - آج تیسرے پہر روسی اعلان میں بتایا گیا۔ کہ کل رات سارے مورچوں پر لڑائی ہوتی رہی۔ اس امر کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ بالٹک کے ملکوں میں جرمن فوجیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ مگر کہا جاتا ہے کہ اب جرمنی کے مقابلہ میں روس کی وہ فوج آنے والی ہے۔ جس کے پاس ہزاروں ٹینک اور ہوائی جہاز ہیں۔

بنارس ۴ جولائی - تین دن ہوئے بنارس میں ہندوؤں کی ایک کانفرنس ہوئی تھی۔ شردھانند مدن موہن مالویہ نے آج اس کی رپورٹ شائع کر دی۔ آپ نے رپورٹ میں ہندو مسلم فسادات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ جھگڑے اسی وقت دور ہو سکتے ہیں۔ جب دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا ہو گی آخر میں آپ نے لکھا ہے کہ میں گاندھی جی کی اس پالیسی کو درست نہیں سمجھتا۔ کہ ہر حالت میں اہنسا پر عمل کرنا چاہیئے۔ میرے نزدیک ہر آدمی کا حق ہے کہ وہ اپنی حفاظت کے لئے ضرورت کے وقت طاقت استعمال میں لائے۔

لنڈن ۴ جولائی - آسٹریلیا کے ہوائی محکمہ کے وزیر نے ایک اعلان میں بتلایا۔ کہ امریکہ سے آسٹریلیا نے جو اڑن کشتیاں خرید لی تھیں۔ وہ اب آسٹریلیا کے کنارے [illegible] اس دشمن کے جہازوں کی دیکھ بھال کرتی رہتی ہیں۔

لنڈن ۴ جولائی - آج برطانوی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے صنعتی کارخانوں اور فوجی مقامات پر جو حملے کئے ان میں۔ سات انگریزی جہاز واپس نہیں آ سکے۔ آج صبح صرف ایک جرمن جہاز انگلستان کی طرف پرواز کر کے آیا جسے گرا لیا گیا۔